روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 11- جنوری 2001ء 15 شوال 1421 ہجری- 11- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 10

تعاون باہمی کی مثال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعر قبیلہ کے باہمی تعاون کو پسند کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ کے وقت جب ان کا زاد راہ ختم ہو جاتا ہے یا ان کے اہل و عیال کا کھانا کم پڑ جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس موجود ہوتا ہے وہ اس کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن مین ڈال کر برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں-

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل الاشعریین حدیث4556)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں- جس کو پوری طاقت دی گئی ہے- وہ کمزور سے محبت کرے- میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے' تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا' بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے' حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے- محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے- مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے- اگر عفو نہ کیا جائے- ہمدردی نہ کی جاوے- اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے- خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں- جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے پردہ پوشی کی جاوے- جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں- ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے- بھائی کی پردہ پوشی کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے- پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟

(ملفوظات جلد دوم ص264)

زندگی کا مقصد بنی نوع کی خدمت اور ہمدردی بنالیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے وجود کو ایک نافع اور کار آمد وجود بناؤ- کہ تمہاری پھل کی طرح حفاظت کی جائے- زندگی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کی خدمت میں اس کو لگا دے ورنہ اپنی ذات میں زندگی کوئی چیز نہیں- ہم اگر آج مر جائیں تو دنیا کے لئے کوئی کمی کی بات نہیں- ہاں اگر ہماری زندگی سے دنیا کو کسی نہ کسی قسم کا فائدہ ہے- تب ہماری موت ایک نقصان دہ چیز ہے- ورنہ اگر ہم سے نفع نہیں تو خواہ ہم پچاس برس اور جئیں تو بھی کچھ نہیں- زندگی سے غرض کھانا پینا نہیں یہ تو زندگی تک ہے- مرنے کے بعد نہیں مثلاً دیکھو- کوئی ریل میں سوار ہو اور جہاں اس کو جانا ہے وہاں پہنچ کر گاڑی سے نہ اترے اور کہے کہ میں اس لئے نہیں اترتا کہ مجھ کو اچھی جگہ ملی ہوئی ہے- تو یہ اس کی نادانی ہے- کیونکہ ریل پر چڑھنا تو منزل پر اترنے کے لئے تھا نہ کہ اچھی جگہ کے لئے- اسی طرح یہ زندگی کام کرنے اور مرنے کے لئے ہے اور مومن اس مرنے سے نہیں گھبراتا کیونکہ جس کو موت کہتے ہیں- وہ اس کی زندگی کا دن ہوتا ہے-

پس تمہاری زندگی دنیا کے فائدہ کے لئے ہے- اگر تمہارا ہمسایہ دکھ میں ہو تو اس کی مدد کرو- اپنے آرام کو تکلیف سے بدل لو- اگر تمہارے آرم سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے- اگر تمہاری جان کے خطرہ میں پڑنے سے کوئی جان بچ جائے تو اپنی جان کی فکر نہ کرو- یاد رکھو تم پر کوئی دن نہ آئے- جس میں تم سے جسمانی' روحانی' علمی' مالی فائدہ دوسروں کو نہ پہنچے- وہ دن تمہاری موت کا دن ہو گا- جس دن تم سے

باقی صفحہ 8 پر

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 87 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں- اسی طرح تقریباً پانچ صد مستحق احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں- مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے- جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فرخ سلمانی

نمبر 70

دلبر مرا یہی ہے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

امن کا سفیر

6ھ میں حضورؐ نے رویا میں دیکھا کہ آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں چنانچہ اسے پورا کرنے کے لئے آپؐ 1400 صحابہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قربانی کے جانور ساتھ لے لئے اور فرمایا ہتھیار ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں ہاں عربوں کے دستور کے مطابق تلواریں نیاموں کے ساتھ رکھی جاسکتی ہیں جیسا کہ مسافر رکھتے ہیں۔

آپؐ نے رستے میں حج کا مخصوص لباس پہننے اور دعائیہ کلمات کہنے کا ارشاد فرمایا۔ حضورؐ نے بیس آدمی قافلہ کے آگے روانہ کردیے اور چند آدمیوں کو مکہ بھی روانہ فرمایا تاکہ وہ قریش کے ارادوں کو بھانپ سکیں۔ جب مکہ دو منزل رہ گیا تو آپؐ کے قاصدوں نے آکر اطلاع دی کہ قریش مکہ سخت جوش میں ہیں اور جنگ پر آمادہ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم! مکہ والے حرم کی حفاظت کے لئے جو مطالبہ بھی مجھ سے کریں گے میں اسے مان لوں گا۔ آپؐ نے صحابہ کے ساتھ حدیبیہ مقام پر پڑاؤ ڈالا اور قریش کے نمائندگان کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی۔ قریش اپنے موقف سے ذرہ برابر بھی ہٹنے کے لئے تیار نہ تھے اس لئے تبادلہ خیالات کا یہ سلسلہ باربار ٹوٹتا رہا۔ بارہا ایسے مواقع آتے کہ تلواروں سے وہ زمین سرخ ہونے کے قریب تھی مگر حضورؐ نے بے مثال صبرو تحمل اور ضبط سے کام لیا اور امن قائم رکھنے کی تلقین فرماتے رہے۔ آخر قریش کے ساتھ یہ معاہدہ طے پایا کہ مسلمان اس سال چلے جائیں اور اگلے سال عمرہ کے لئے آئیں نیز بعض شرائط کے ساتھ کافروں اور مسلمانوں میں جنگ بندی کا فیصلہ بھی ہوا۔

قرآن کریم اس واقعہ کو فتح مبین کے نام سے یاد کرتا ہے اور اس معاہدہ کو ایک عظیم الشان فتح کا پیش خیمہ بھی قرار دیتا ہے کیونکہ اس صلح کے عرصہ میں اسلام کا پیغام عرب اور عرب کے باہر رنگ لایا۔ پادری مارس سیل رقم طراز ہیں۔

"اسلام کی جنگی اور سیاسی فتوحات کی فہرست میں ایک ابتدائی اور شاید سب سے بڑی فتح کا ذکر اکثر نظرانداز ہو جاتا ہے۔ مسلمان اہل قلم اول تو اس کی اہمیت ہی نہیں سمجھتے اور اگر سمجھتے ہیں تو اس کی قدروقیمت کچھ زیادہ نہیں لگاتے۔ یہ فتح مندی زور اور قوت کی نہیں ضبط اور احتیاط سے ہے۔ میری مراد مکہ کے سرحدی مقام حدیبیہ سے ہے جہاں محمد (ﷺ) اور قریش کے درمیان قوت ارادی کی ٹکر تھی بالآخر مکہ والوں نے مصالحت کی شرائط پیش کیں۔ محمد (ﷺ) نے یہ شرائط منظور کرلیں۔ پیمبر کے سیرت نویس ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اسلام کی کوئی فتح اس صلح سے بڑھ کر اس سے قبل نہیں حاصل ہوئی تھی کیونکہ جنگ موقوف ہوگئی تھی اور لوگ گفتگو و مباحثہ میں مشغول ہوگئے تھے۔ پس جس میں کچھ بھی عقل کا حصہ تھا وہ اسلام قبول کرلیتا تھا۔ خود قرآن کریم نے جاہلیت کے استکبار و وحشت و درندگی کا تقابل اس صلح حدیبیہ کے سلسلہ میں صبرو سکینت و تقویٰ الٰہی سے کیا ہے۔ ہم جس کی داد صلح حدیبیہ میں دیتے ہیں وہ فریقین کی مصالحت جوئی ہے (حالانکہ مصالحت جوئی کا اظہار پیغمبر برحق سے ہوا تھا نہ کہ فریقین سے۔ ناقل) اور یہ تعلیم یسوع کا اگر مغز نہیں تو اور کیا ہے اور ایسے کردار سے بڑھ کر کون شہزادہ امن کے پیغمبرانہ لقب کا مستحق ہوا ہے۔ یسوع کا قول ہے کہ صلح کرانے والے فرزندان خدا ہیں۔

(رسالہ مسلم ورلڈ امریکہ 1896ء) (بحوالہ الفرقان مئی 1975ء)

آنحضرتؐ نے مکہ میں داخل ہوتے وقت اپنے جرنیلوں کو بھی حکم دیا کہ کسی پر پہلے حملہ نہیں کرنا۔ آپؐ خود مکہ کی بالائی جانب سے شہر میں داخل ہوئے اور خالد بن ولیدؓ کو مکہ کی زیریں جانب سے داخلے کا ارشاد فرمایا جہاں عکرمہ بن ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ اس مزاحمت میں مسلمانوں کے دو آدمی شہید ہوئے اور قریش کے جو آدمی مارے گئے ان کی تعداد دس سے چوبیس تک بیان کی جاتی ہے۔ اگر کفار کی طرف سے مزاحمت نہ ہوتی تو یہ خون بھی نہ بہتا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 4 صفحہ 49 تا 51)

صحت کی دعا

رسول کریمؐ نے ایک صحابی حضرت جریرؓ بن عبداللہ کو ذوالخلصہ کا معبد منہدم کرنے کے لئے بھجوایا جو بیت اللہ کے مقابل پر کعبہ یمانی کے نام سے تعمیر کیا گیا تھا۔ حضرت جریرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا۔ رسول اللہؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی اے اللہ! اس کو مضبوط و ثابت کردے اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والا بنا دے۔ حضرت جریرؓ بیان کرتے تھے کہ دعا کا ایسا اثر ہوا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذی الخلصہ)

پسندیدہ لباس

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو کپڑوں میں سے قمیص بہت پسند تھی۔

(ترمذی کتاب اللباس باب فی القمص)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 15 جنوری 2001ء

5-05 a.m.	تلاوت-خبریں
5-40 a.m.	چلڈرن کلاس
6-05 a.m.	لقاء مع العرب
7-05 a.m.	سٹی کانفرنس
7-50 a.m.	اردو کلاس- نمبر 42
9-10 a.m.	چائنیز سیکھئے
9-40 a.m.	دستاویزی پروگرام
9-55 a.m.	ینگ بلجنہ اور ناصرات سے ملاقات
11-05 a.m.	تلاوت-خبریں
11-40 a.m.	چلڈرن کارنر
11-55 a.m.	درس القرآن
1-20 p.m.	لقاء مع العرب
2-25 p.m.	اردو کلاس نمبر 42
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس
5-05 p.m.	تلاوت-خبریں
5-40 p.m.	نارویجین سیکھئے
6-10 p.m.	فرانسیسی پروگرام
7-05 p.m.	بنگالی سروس
8-05 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس
9-20 p.m.	چلڈرن کلاس
9-55 p.m.	جرمن سروس
11-05 p.m.	تلاوت
11-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 43

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 16 جنوری 2001ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب
1-00 a.m.	ترکی پروگرام
2-00 a.m.	روحانی خزائن
2-25 a.m.	فرانسیسی پروگرام
3-20 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس
5-05 a.m.	تلاوت-خبریں
5-35 a.m.	چلڈرن کلاس
6-15 a.m.	لقاء مع العرب
7-15 a.m.	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی فائنل)
8-15 a.m.	اردو کلاس نمبر 43
9-15 a.m.	نارویجین سیکھئے
9-45 a.m.	دستاویزی پروگرام
10-05 a.m.	فرانسیسی پروگرام
11-05 a.m.	تلاوت-خبریں
11-40 a.m.	چلڈرن کلاس
12-15 p.m.	پشتو پروگرام
1-10 p.m.	روحانی خزائن
1-35 p.m.	لقاء مع العرب
2-50 p.m.	اردو کلاس نمبر 43
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس
5-05 p.m.	تلاوت-خبریں
5-40 p.m.	فرانسیسی پروگرام
6-00 p.m.	بنگالی ملاقات
7-00 p.m.	بنگالی سروس
8-00 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m.	دستاویزی پروگرام
9-25 p.m.	چلڈرن کارنر
9-40 p.m.	فرانسیسی پروگرام
10-05 p.m.	جرمن سروس
11-05 p.m.	تلاوت
11-20 p.m.	اردو کلاس نمبر 44

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 20 تا 26 دسمبر 2000ء ہفتہ وقار عمل منایا گیا۔ اس سلسلہ میں وقار عمل کی اہمیت کے بارے میں محلہ جات میں درس کا اہتمام کروایا گیا۔

ہفتہ وقار عمل کے بارے میں روزنامہ الفضل میں خصوصی طور پر اعلان شائع ہوا اور دوران ہفتہ وقار عمل کی اہمیت کے بارے میں خلفاء سلسلہ کے ارشادات الفضل میں شائع ہوتے رہے۔ اس ہفتہ کا آغاز بیوت الذکر کی صفائی سے کیا گیا جس میں 1504 اطفال نے شرکت کی دوران ہفتہ ایک مثالی وقار عمل ہوا اس میں 2730 اطفال نے شرکت کی۔ اس دن ربوہ کے اطفال نے مجموعی طور پر 175 گھنٹے کام کیا۔ اس کے علاوہ یادگار چوک اور بیت المبارک سڑک پر مختلف محلہ جات کے 1000 اطفال نے 8 وقار عمل کئے۔

اس وقار عمل کو کامیاب بنانے میں محترم ملک عثمان احمد صاحب سیکرٹری وقار عمل اور ان کی ٹیم نے پورا ہفتہ بھرپور محنت کی اس پر یہ خصوصی طور پر دعا اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اور اہل ربوہ میں وقار عمل کا وہ جذبہ بیدار کردے کہ ہمارا پیارا ربوہ ہمیشہ غریب دلہن کی طرح سجا ہوا نظر آتا رہے۔ آمین

(ناظم اطفال مجلس مقامی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اپنی مجلس سے مکمل رابطہ رکھیئے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محمد یعقوب امجد صاحب

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز گوشے

مذاہب عالم کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد نبیٔ آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کی بعثت تک ہر قوم وملت میں ہادی و رہنما آتے رہے اور اپنے اپنے دور میں وہ اپنی اپنی ملت کے لئے کامل نمونہ بن کر آئے۔ مگر جب انسانیت اپنے عروج تک پہنچی۔ تو اللہ تعالیٰ نے انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت تک کے لئے ایک کامل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ آفتاب رسالت ﷺ کے طلوع ہوتے ہی توحید کا غلغلہ بلند ہوا۔ تو سعادت و خوش بختی کے چمن میں بہار لازوال کے آثار ہویدا ہونے لگے۔

توحید کا بحر بے کراں موجزن ہوا۔ اس کا تلاطم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک بڑھتا چلا گیا۔ حتی کہ روم وشام کی قدیم تہذیبیں اسکے حضور طفل مکتب بن کر رہ گئیں۔

برصغیر پاک وہند سے گزر کر سرزمین چین تک پہنچا۔ تو مغرب میں اندلس کی انتہائی سرحدوں کو چاروں اطراف سے جا گھیرا۔

یہ منبع فیض آج بھی جاری و ساری ہے اور تاابد اس کا اجرا یونہی رہے گا۔ اب دنیا کا ہر آنے والا دور۔ زمانے کی ہر نئی تہذیب اور کوئی بھی نظام زندگی اس چشمے سے سیراب ہوئے بغیر اپنے عروج کو پا نہیں سکتا۔ آج دنیا کی سیاسی اور سائنسی ترقی حیرت انگیز ہے۔ مگر فلاح انسانی کے لئے کوئی سیاست اور سائنس غیر معمولی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ وہ اس فیض ابدی سے مستفیض نہیں ہوتی۔ آج سائنس کی بدولت انسان چاند تاروں پر کمندیں ڈال چکا ہے۔ لیکن کرہ ارض پر انسان۔ انسان کے خون کا پیاسا ہے۔ آخر تمام تر علوم میں ترقی کرنے کے باوجود انسان ایک خونخوار درندے کا رول کیوں ادا کر رہا ہے؟ صرف اس لئے کہ ابھی اس کا روحانی پہلو خالی ہے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ انسان چشم بصیرت کھول کر اس انسان کامل کی سیرت پاک کا مطالعہ کرے اس لئے کہ اللہ نے اب تاقیامت اسے انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ بنایا ہے۔ آج ان سطور میں۔ اس سراج منیر کی سیرت کے چند ایمان افروز گوشے پیش کئے جا رہے ہے۔

بے خوفی

آفتاب رسالت ﷺ طلوع ہو چکا ہے اور اس کی ضیاپاشیاں بیت اللہ شریف کو۔ جو تین سو ساٹھ بتوں کا مسکن تھا۔ بقعہ نور توحید بناتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ آنحضور ﷺ کھلے بندوں توحید کا اعلان فرماتے اور بتوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ مشرکین مکہ آپ کی پندو وعظ کو سن کر ناپسند کرتے ہیں اور ہر ممکن طریق سے اپنے بتوں کا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کا بس نہیں چلتا کہ وہ توحید کے دریا کے سامنے دلائل سے بند باندھ سکیں۔ آخر ایک روز مشرکین مکہ ایک وفد کی صورت میں حضرت ابو طالب کے پاس آخری فیصلے کے لئے جاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ تیرا بھتیجا ہمارے بتوں کے خلاف نفرت پھیلاتا اور توحید کا آوازہ بلند کرتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اسے باز رکھیں۔ ورنہ ہمیں آپ یہ اجازت دیں کہ ہم خود اسے روک لیں۔ حضرت ابو طالب مشرکین مکہ کی شکایت سن کر اپنے بھتیجے حضرت محمد ﷺ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے بھتیجے! میری قوم نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اگر تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ تو اپنے بھتیجے کو بتوں کے خلاف نفرت پھیلانے سے باز رکھنا ہو گا ورنہ تجھے ہمارا ساتھ چھوڑنا ہو گا۔

اپنے چچا کی بات سن کر بھتیجا۔ جو غیرت الٰہی کا پتلا اور توحید سراپا ہے کہتا ہے:۔

اے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند لا کر رکھ دیں اور مجھ سے یہ کہیں کہ توحید کا اعلان کرنے اور بتوں کے خلاف آواز اٹھانے سے باز رہوں۔ تو خدائے واحد کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں توحید کا اعلان کرنے سے رک نہیں سکتا۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت کا یہ پہلو ہر اس انسان کے لئے چراغ راہ ہے۔ جو دل سے تو توحید کا قائل ہے۔ مگر کھلے بندوں اعلان سے کتراتا ہے۔ دیکھیے یہ وہ دور تھا جب ابھی گنتی کے توحید پرست تھے اور سارا ماحول شرک کے زیر نگیں تھا۔ ایسے میں آپ ﷺ کا توحید پر بے خوف و خطر قائم رہنے کا اعلان کرنا۔ یقیناً ایمان افروز اسوہ حسنہ ہے۔

غیرت توحید

چاروں طرف سے دشمن مدینے پر یلغار کر کے توحید کے پرستاروں کے لئے جینا دوبھر کر دیتا ہے۔ آخر حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے آنحضور ﷺ اپنے نہتے اور تعداد میں کم ساتھیوں کو ساتھ لے کر مدینے سے باہر نکل کر احد کے دامن میں خیمہ زن ہوتے ہیں۔ تاکہ دشمن کی یلغار کو مدینے سے باہر ہی روکا جا سکے۔ گھمسان کا رن پڑتا ہے۔ توحید کا نام لیوا دشمن درندوں کے ہاتھوں بھیڑ بکریوں کے طرح ذبح ہوتے ہیں۔ خود آنحضور ﷺ بھی دشمن کے ہاتھوں زخم کھا کر گرتے اور نیم جانی کی کیفیت میں ہوتے ہیں۔ دشمن ان حالات کا علم پا کر اپنی فتح کا نقارہ بجاتا اور کہتا ہے: ہم نے محمد ﷺ کو مار دیا (نعوذباللہ من ذالک)۔ آپ ﷺ نے جواب دینے سے روک دیا۔ پھر کہتا ہے: ہم نے ابوبکرؓ کو مار دیا (نعوذباللہ من ذالک) آپ ﷺ نے پھر جواب دینے سے منع فرمایا۔ دشمن پھر پکارتا ہے: ہم نے عمرؓ کو مار دیا (نعوذباللہ من ذالک) آپ ﷺ نے اس پر بھی جواب دینے سے روک دیا۔ مسلمانوں کی طرف سے اس خاموشی کے بعد دشمن اپنی فتح کے گھمنڈ میں فخریہ انداز میں ہبل بت کی جے۔ ہبل بت کی جے کے نعرے لگاتا ہے۔ جب یہ آواز آنحضور ﷺ کے کانوں میں پہنچی۔ تو آپ ﷺ زخموں کی شدت کے باوجود سہارا لے کر اٹھ بیٹھتے ہیں اور چہرہ مبارک توحید کی غیرت کے سبب سرخ ہو جاتا ہے اور اپنے صحابہؓ سے فرماتے ہیں: جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا جواب دیں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہو:

اللہ اعلیٰ واجل! اللہ اعلیٰ واجل!۔

اللہ کے نام پر غیرت کا یہ نمونہ نازک ترین گھڑی میں اور توحید کے نام پر جان نثاری کی یہ مثال کہیں ڈھونڈے سے ملتی ہے؟ ہرگز نہیں! آپ ﷺ کے اسی اسوہ کو اب قیامت تک کے لئے مشعل راہ بنا کر انسانوں کے لئے اعلان کر دیا ہے: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں ایک اسوہ حسنہ ہے۔

عفوودرگزر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان کامل ہیں۔ انسانی زندگی کا ہر شعبہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں خوب روشن نظر آتا ہے۔ غیرت الٰہی کا نمونہ پیش کرنے کے بعد اب ہم آپ ﷺ کی سیرت پاک کا ایک ایسا پہلو آپ کے سامنے لا رہے ہیں۔ جس سے عموماً بڑے لوگ اور ذی اقتدار خالی نظر آتے ہیں۔ مگر وہ ہستی جسے

رحمۃ للعٰلمین

کے لقب سے سرفراز کیا گیا۔ اس کی سیرت کا یہ پہلو بھی روشن تر ہے۔ یہ ہے آپ ﷺ کا اسوہ عفوودرگز۔

روایت میں آتا ہے کہ ایک غزوہ پر جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ تنہائی میں ایک درخت کے سائے تلے قیلولہ فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی کہ اچانک ایک دشمن ادھر آنکلا۔ اس نے آگے بڑھ آپ ﷺ کی تلوار پر قبضہ کر لیا۔ اس نے پکارا: اے محمد! (ﷺ) اس وقت کون ہے۔ جو میرے ہاتھ سے تمہیں بچا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نہایت اطمینان سے لیٹے رہے اور پورے ایمانی جذبے سے فرمایا: اللہ! آپ ﷺ نے اس وقار اور دبدبے سے "اللہ" کا نام لیا کہ دشمن کانپ اٹھا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ ﷺ نے اٹھ کر چابکدستی سے تلوار پکڑ لی اور فرمایا: اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے لجاجت سے کہا: آپ ﷺ مہربانی فرمائیں۔ تو جان کی امان پا سکتا ہوں ورنہ کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! تمہارا محافظ بھی وہ خدائے واحد ہے۔ جس نے تیرے ہاتھ سے مجھے بچایا۔ یہ سن کر وہ آپ ﷺ کے قدموں میں گر گیا اور اس سراپا رحمت و رافت ہستی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

آپ ﷺ کا یہ اسوہ ہمیں درس دیتا ہے کہ ہم بھی دشمن پر غالب ہونے کے باوجود عفو و درگزر کا نمونہ دکھا کر اسے ہمیشہ کے لئے اپنا گرویدہ بنا لیں۔ اس عمل سے کتنے ہی بگڑے کاج سنور سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ناچیز خدام آقا کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت کو پا سکیں۔

عفوعام

عفو و درگزر کے باب میں ایک دوسرا تاریخی واقعہ بھی ہے۔ جس کی اہمیت اپنے اور بیگانے سبھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ یوم فتح مکہ پر معافی عام کا اعلان ہے۔ مؤرخین کیا اپنے اور کیا پرائے سبھی لکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو مکے کی فتح عظیم سے نوازا اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر کے اس میں توحید کا آوازہ بلند کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے مکے کے تمام

سرداروں اور عوام کو بلا بھیجا۔ جب وہ جمع ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل مکہ! بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ اہل مکہ نے کہا: نیک بھائی کا نیک بیٹا ہے۔ ہمیں اس سے بھلائی کی امید ہے۔ حضور ﷺ نے جب کفار مکہ کی زبان سے یہ کلمات سنے۔ تو فرمایا: یعنی آج تم پر کسی قسم کی سختی نہیں ہوگی۔ جاؤ! تم آزاد ہو۔ اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے مہاجرین مکہ کو ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی مکی جائیدادوں سے دست بردار ہو جائیں۔ درگزر کا یہ نمونہ اور معافی عام کا یہ اسوہ کہاں ملے گا؟

لاریب آپ ﷺ کا درگزر کا یہ واقعہ تاابد غالب آنے والوں کو دعوت فکر دیتا رہے گا۔ اہل مکہ نے تیرہ سال تک مکے میں اور اس کے بعد آٹھ سال تک مدینے میں ہجرت کرنے کے بعد بھی آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ سے جو سختیاں روا رکھیں۔ ان کی طرف نظر کی جائے۔ تو اہل مکہ کے لئے کوئی بڑی سے بڑی سزا بھی ناکافی تھی۔ مگر آپ ﷺ نے فی الواقع رحمۃ للعٰلمین بن کر یہ نمونہ پیش کیا کہ جس کی روشنی تاقیامت نشان راہ کا کام دے گی۔

اس ناچیز نے آپ ﷺ کی ہر پہلو سے روشن اور کامل زندگی کے صرف دو پہلو تحریر کیے ہیں۔ آج کے مادی دور میں ان پہلوؤں کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اگر مظلوم طبقہ غیرت ایمانی کا اظہار کرے اور غالب طبقہ عفو و درگزر کو اپنا لے۔ تو انسانی زندگی کے کتنے ہی مشکل مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ تقریر و تحریر تبھی سود مند ہو سکتی ہے۔ جب عمل کی دنیا کو اس سے آباد کیا جائے۔ اللہ کرے کہ ہم ناچیز خدام آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو قندیل راہ بنا کر اپنی اپنی منزل کو پانے والے ہوں۔

بشیر احمد شاہد صاحب

میری یادوں کے دریچہ میں

انسان جب دنیا میں جنم لیتا ہے تو اس کے ساتھ ہی زندگی کے ادوار کا آغاز ہو جاتا ہے۔ پہلے بچپن۔ پھر عالم شباب اور آخر میں عمر رواں کے اختتام کے لمحات۔

دیکھا جائے تو حسین ترین دور معصومانہ بچپن کا ہی پڑتا ہے۔ جس میں نہ ذمہ داریاں۔ نہ پریشانیاں۔ اور نہ ہی مشکلات کا سامنا۔ بلکہ اس میں ان گنت یادیں۔ نہ مٹنے والے نقوش زندگی کے دامن پر پرنٹ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کہ کبھی یہی یادیں اور نقوش جو اس کے دل و دماغ میں پنہاں ہیں ماضی سے دور بہت دور مستقبل کے ساحل پر پہنچنے کے بعد کس طرح ابھر کر ایک ایک کر کے اس کے سامنے آتے جائیں گے۔ ماضی اور حال جب قصہ پارینہ بن جاتے ہیں اور مستقبل کے لمحوں کو چھوتے ہوئے آخرت کو سدھارنے کے انتظار میں کروٹیں لے رہے ہوتے ہیں تو عین اس وقت ماضی کی ایک ہلکی سی کرن چمکتی ہے اور دنیا و مافیہا سے اسے غافل کر کے ماضی کی یادوں کے دریچہ میں جھانک کر وہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ یادیں اس سے سرگوشیاں کرنے لگتی ہیں۔ جوں جوں وہ ان میں محو ہوتا چلا جاتا ہے وہ ماضی اسے ایک درخشندہ باب کی طرح نظر آنے لگتا ہے۔ اس کے دل و دماغ میں نجانے کتنے انمول موتی پنہاں ہوتے ہیں اسی تصور میں جب وہ اور ان کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے تو ان کے بلند اخلاق و کردار اور حسن سیرت کی ایک حسین اور دلکش تصویر اس کی آنکھوں کے سامنے روشن ہونے لگتی ہے۔ وہ یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ اب بھی ماضی کی آغوش میں چلا گیا ہے۔ اور ان مایہ ناز بزرگ ہستیوں سے مل کر اسی طرح لطف اندوز ہو رہا ہے۔ جیسے وہ کسی زمانہ میں ان سے ملا کرتا تھا مگر میں سمجھتا ہوں کہ آج کی کیفیات کچھ اور ہی رنگ رکھتی ہیں۔ کیونکہ بچپن۔ بچپن ہی تھا۔ جس میں ناسمجھی۔ بے قدری اور کم ظرفی نمایاں تھیں۔ مگر آج ان فرشتہ صفت اور مایہ ناز ہستیوں کا ذکر خیر جب تاریخ کے اوراق میں زینت بنے دیکھتا ہوں تو دل میں ایک حسرت سی پاتا ہوں۔ کہ میں نے کیوں نہ انہیں دل بھر کر دیکھ لیا۔ لیکن اس وقت وہ شعور نہ تھا کہ یہ ہستیاں کیا مقام رکھتی ہیں لیکن مجھے آج فخر ہے۔ کہ میں ان کے خدوخال۔ اور ان کے فرشتہ صفت مبارک چہروں کے متعلق کچھ تو معلومات رکھتا ہوں اگرچہ وہ میرے ماضی کی ایک دھندلی سی تصویر کی شکل میں میرے سامنے ہیں۔ دل تو یہ چاہتا ہے کہ ماضی پھر لوٹ آئے اور میں انہیں جی بھر ایک بار پھر دیکھ لوں اور ان سے باتیں کر سکوں۔ لیکن یہ نظام قدرت کے خلاف ہے۔

آج میں جن پیاری اور بزرگ ہستیوں کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ وہ میرے ماضی۔ حال اور مستقبل کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ دل تو یہ چاہتا ہے کہ ان کی یاد میں وہ کچھ لکھ دوں جو حقیقت میں ان کے شایان شان ہو۔ مگر میرے قلم کو وہ الفاظ میسر نہیں ہیں جنہیں وہ صفحہ قرطاس پر لا سکے۔ بہرحال ایک سعی ضرور ہے۔ میری وہ قابل احترام۔ بزرگ اور پیاری ہستیاں یہ ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

یہ وہ پیارا وجود تھا۔ جن کا ہر نقش میرے ذہن کے پردہ میں آج بھی اسی طرح اجاگر ہے جیسے میں نے انہیں اپنے بچپن کے زمانہ میں قادیان میں دیکھا تھا۔ وہی خوبصورت سفید گورا رنگ۔ میانہ قد۔ کریم کلر کا ایک لمبا جبا پہنے ہوئے جب بازار سے ہماری دکان کے سامنے سے بیت المبارک میں عبادت کی ادائیگی کے لئے گزرتے تو میں انہیں اکثر دیکھا کرتا۔ مگر اپنی کم مائیگی کی وجہ سے ان کے مقام کو نہ سمجھتا تھا۔ وہ سلسلہ کے بہت پایہ کے جید عالم تھے۔ ایک مرتبہ ہماری دوکان پر تشریف لائے۔ تو میرے والد محترم نے مجھے انہیں سلام کرنے کو کہا۔ ساتھ ہی اباجان نے ان سے عرض کیا کہ اس کے سر میں اکثر درد رہتا ہے اس کے لئے دعا کریں۔ آپ نے خاکسار کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور ساتھ ہی ایک نسخہ بھی بتا دیا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ "میں خود چالیس سال سے اسے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے کبھی سر درد نہیں ہوا۔ اس کے بعد آپ اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔ لیکن وہ ملیحی چال جس میں سنجیدگی۔ وقار اور انکساری نمایاں نظر آتے تھے آج بھی میری بینا آنکھیں انہیں اسی طرح وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھ رہی ہیں۔ جیسے کبھی بچپن میں دیکھا کرتی تھیں۔ آپ کے متعلق مشہور تھا کہ اپنی نمازوں کے دوران رکوع و سجود میں اتنی لمبی دعائیں کرتے کہ آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے والے اکثر تھک جایا کرتے۔ مگر یہ ایک ایسا پہلو ہے جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ساتھ آپ کی عبادات کا گہرا تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ ایک خدا رسیدہ انسان کا کام ہی ہو سکتا ہے ہر ایک کا نہیں۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب

آپ کا وجود مبارک بھی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ جماعت میں آپ کو "فرشتہ سیرت" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک دراز قد۔ انتہائی سادہ لباس زیب تن کئے ہوئے ہاتھ میں چھتری پکڑے ہوئے دور سے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آتے نظر آتے ہیں۔ ہم نے یہ سن رکھا تھا کہ حضرت مولوی صاحب کسی کو پہلے سلام کرنے کا موقع نہیں دیتے۔ لیکن ہم نے بھی یہ دل میں ٹھان لی کہ اس مرتبہ ضرور آپ کو سلام کرنے میں پہل اور سبقت لے جائیں گے۔ ابھی ہم فاصلہ کا تعین کر رہے ہیں کچھ نزدیک آتے ہیں تو آپ کو سلام کرتے ہیں اسی اثناء میں ہمیں حضرت مولوی صاحب کی طرف سے "السلام علیکم" کا محبت بھرا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ اور ہم سب شرمندگی سے اپنے سر جھکا دیتے ہیں۔ آہ آج یہ پیاری پیاری ہستیاں ہمیں کہیں نظر نہیں آتیں۔ جن کی صحبت سے ہم فیض یاب ہو سکیں۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے ان جلیل القدر رفقاء میں سے تھے جن کا ہر کردار نونہالان احمدیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت مسیح موعود کی ذات سے آپ کو عشق تھا اور حضور بھی آپ کے اخلاص کی قدر کرتے تھے۔ آپ کو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔

حضرت علامہ سید میر محمد اسحاق صاحب

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم جنہیں حضرت مسیح موعود کے نسبتی بھائی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ حضرت مصلح الموعود کے خاص دست راست تھے۔ انتہائی فرض شناس اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے والا وجود تھا۔ ہر ایک کے ہمدرد۔ خیر خواہ خاص طور پر یتامیٰ کا بہت زیادہ خیال رکھنے کا درد اپنے اندر رکھتے تھے۔

آپ کا شمار جماعت کے چوٹی کے علماء میں ہوتا تھا۔ ان کا درس قرآن مجید اور درس حدیث سننے سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ کا درس اتنا عشق انگیز ہوتا تھا خاص کر رمضان المبارک کے ایام میں قادیان کے دور افتادہ محلوں سے لوگ جوق در جوق آپ کا درس سننے کے لئے بیت اقصیٰ میں فجر کی نماز میں منہ اندھیرے پہنچتے۔ آپ کا انداز بیان انتہائی پرشوکت اور عشق میں ڈوبا ہوتا۔ لوگ آپ کے درس سے لطف اندوز بھی ہوتے اور سسکیاں لے کر روتے بھی۔ ذہانت۔ علم۔ گداز قلب عشق رسول سے حضرت میر صاحب کو حصہ وافر ملا تھا۔

میں بچہ تھا۔ کوئی خاص شعور نہ تھا لیکن میرے والد محترم مجھے اکثر صبح سویرے اٹھا کر اپنے گھر محلہ دارالعلوم سے بیت اقصیٰ میں چلے جاتے۔ اس وقت جو لطف وہ حاصل کرتے ہوں گے جو سرور انہیں حاصل ہوتا ہو گا وہ تو وہی جانتے ہوں گے۔ میں تو اپنے بچپن کی وجہ سے ان باتوں سے محروم تھا۔ مجھے آج بھی آپ کا روحانی چہرہ اچھی طرح یاد ہے۔ بھاری جسم۔ موٹی موٹی آنکھیں۔ سر پر ٹوپی پہنے ہوئے کبھی میرے والد صاحب کے

باقی صفحہ 8 پر

قسط دوم آخر

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب۔ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب آف بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ

لوگوں کے دلوں سے آپ کی عزت اور آپ کا احترام آخری دم تک کم نہ ہوا آج بھی وہاں لوگ حاجی صاحب کی کہاوتیں اور ان کے الفاظ دہرا دہرا کر اصلاح احوال کی کوشش کرتے ہیں خاص طور پر ان کا یہ سبق سب کو پہنچاتے ہیں کہ ہمیشہ امن سے رہو اور جھگڑوں میں حصہ مت لو۔ حاجی صاحب کا کہنا تھا کہ دنیا میں کوئی چیز مہنگی نہیں ہے ہاں اگر ہے تو صرف لڑائی اور جھگڑا مہنگا ہے۔ والد صاحب کی وفات کے چند روز بعد گاؤں گیا تو تعزیت کے لئے ساتھ والے گاؤں سے ایک بزرگ تشریف لائے۔ وہ روتے ہوئے یہی کہتے جاتے تھے کہ جانے والا شخص سراپا امن کا گہوارہ تھا۔ لڑائی جھگڑوں میں خود یہ کودا ہوتا تھا اور صلح کروا کر چھوڑتا تھا۔ تمام لوگ اس کی مانتے بھی تھے۔ افسوس اب ایسا کوئی شخص ہمارے علاقے میں نہیں رہا۔ غرض ہر شخص جس سے بھی حاجی صاحب کا کسی رنگ میں تعلق رہا اپنے اوپر انکے احسانات کا ذکر کرکے ان کو یاد کر رہا ہے۔

ہمارے گاؤں میں محمد خان منہرانے بیان کیا کہ حاجی صاحب کے ساتھ ہمارا مشترکہ زمیندارہ تھا۔ پانی کی کمی تھی اور منجی خشک ہو رہی تھی۔ میں پانی چوری کے لئے نال لے کر آیا۔ حاجی صاحب نے پوچھا کہ آپ صبح سے نظر نہیں آئے کیا وجہ ہے۔ میں نے بتایا کہ نال لینے گیا ہوا تھا تا کہ اسے لگا کر منجی کے لئے پانی چوری کیا جا سکے۔ فرمانے لگے میں اس کی اجازت نہ دوں گا۔ بے شک ایک دانہ منجی پیدا نہ ہو لیکن میں حلال میں حرام کی ذرا سی بھی آمیزش نہ ہونے دوں گا۔ یعنی نہ بجلی چوری نہ پانی چوری کچھ نہیں کرنا۔

ان کی زندگی بجا طور پر جیتی جاگتی دعوت الی اللہ تھی۔ ان کا تمام حلقہ احباب. رشتہ دار. عزیز کوئی کام ان کے مشورہ کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ آپ نے ہر قدم پر ان سب کی راہنمائی فرمائی اور ہر ایک کو ہمیشہ نیک مشورہ ہی دیا۔ آپ نے روٹھے ہوؤں کو منایا جھگڑنے والوں کی صلح کروائی۔ ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی اس حد تک حاجت روائی کی کہ اس معاملہ میں اپنی ذات اور اپنی جائیداد تک کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی۔ اپنے گاؤں کی اشتمال اراضی چند ہی دنوں میں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل کروائی۔ تمام صحیح اور زرخیز زمین دوسروں کے نام ڈلوادی اور ناقص زمین خود اپنے نام کروالی۔ دوئم اور سوئم درجہ ہونے کی وجہ سے یوں تو ہماری زمین دوگنی ہوگئی لیکن تھی ناکارہ۔ حاجی صاحب کہا کرتے تھے کہ ہمارا پلاٹ بچہ پلاٹ ہے جب جوان ہوگا تو سب لوگ اس کے رنگ دیکھیں گے۔ اور پھر چند سالوں کے اندر اندر ہمارا پلاٹ جو قریباً 3 مربع زمین پر مشتمل تھا پیداوار کے لحاظ سے ہمارے گاؤں کی دوسری زمین کے برابر آگیا بلکہ اس سے بہتر پیداوار دینے لگا۔

حاجی صاحب کی وفات کے بعد جب میں گاؤں گیا تو لوگ جوق در جوق وہاں تعزیت کے لئے آنے لگے۔ وہاں کے دستور کے مطابق جو شخص بھی آتا یہی کہتا کہ مرحوم کے لئے فاتحہ پڑھ لیں یا دعا کر لیں۔ میں نے منع کیا اور بتایا کہ ہم اس طرح دعا نہیں کرتے۔ دو تین دفعہ جب میں یہ بات دہرا چکا تو اس کے بعد ساتھ والے گاؤں سے کچھ لوگ تعزیت کے لئے آئے۔ انہوں نے آتے ہی یہی بات کہی کہ مرحوم کے لئے دعا کر لیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک نے میرے کچھ بولنے سے پہلے ہی کہہ دیا کہ اس طرح ہاتھ اٹھا کر یہ لوگ دعا نہیں کرتے۔

1989ء میں ہمارے گاؤں میں ایک نوجوان قتل ہو گیا۔ کچھ مذہبی مخالفین نے F.I.R میں اباجان مرحوم کا نام بھی لکھوا دیا۔ علاقے کے اکثر غیر از جماعت معززین نے باہم مل کر یہ فیصلہ کیا کہ ہم نے حاجی صاحب کو تھانے پیش نہیں ہونے دینا۔ میں بھی انکوائری کے روز ربوہ سے گوجرانوالہ گیا۔ علاقے کے معززین میں سے ایک. منشی خان جو کہ رانا نذیر احمد خان ایم این اے کا سمدھی تھا نے کہا کہ یہ پرچہ ہی جھوٹا ہے جس میں مخالف پارٹی نے حاجی صاحب کا نام لکھوایا ہے۔ ہم پچھلے پچاس سال سے اس شخص کو جانتے ہیں اس نے تو کبھی اپنے پاؤں تلے آکر چیونٹی نہیں مرنے دی۔ وہ شخص جو ساری عمر اس پورے علاقے کو امن سے رہنے کی تلقین کرتا رہا ہے اور اس کے لئے پوری کوشش بھی کرتا رہا ہے اس کا نام مخالفین نے ایف آئی آر میں لکھوا کر ایک بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ چنانچہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی پیشی کے بغیر ہی علاقے کے ان معززین کی گواہی اور شہادت کے نتیجہ میں قتل کا یہ پرچہ جھوٹا قرار دیکر ختم کر دیا گیا۔

مکرم والد صاحب مرحوم اپنے حلقہ احباب عزیزوں. رشتہ داروں اور علاقے کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے احباب کو ہمیشہ نماز قائم کرنے اور اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ ان کی صداقت کی وجہ سے بڑے سے بڑا آدمی بھی ان کی اچھی صحبت کا اثر لئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ کئی بے مذہب. اجڈ اور اکھڑ قسم کے انسان ان کی تربیت اور اثر کی وجہ سے اخلاق حسنہ کا نمونہ بن گئے اور پانچوں وقت خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے لگے۔ اپنے گاؤں کے راستے کشادہ کرتے وقت. مساجد کی تعمیر کے وقت اور رفاہ عامہ کے دوسرے کاموں میں حاجی صاحب ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ گاؤں کی مسجد کی توسیع میں آپ نے احمدی ہونے سے قبل ایک بہت کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ آج ان کی رحلت پر گاؤں کے یہ تمام لوگ ان کی ایک ایک نیکی اور احسان کو یاد کر کے آنکھوں کو پرنم کر لیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی حاجی صاحب سے اپنی گہری محبت اور عقیدت کا بہت ہی والہانہ انداز میں ذکر کرتے ہیں۔

والد صاحب محترم ہمیشہ کہا کرتے تھے "میراان گت خزانے میں ہاتھ ہے اور ایسے بنک سے تعلق ہے جس میں رقم جمع کروانے اور نکلوانے کی کوئی پابندی نہیں اور نہ ہی وقت کا کوئی تعین ہے۔ ساری زندگی جب بھی ضرورت پڑی. جتنی بھی ضرورت پڑی خدا تعالیٰ سے مانگی. اس کے خزانے میں ہاتھ ڈالا اور لے لی۔ اور پھر اس بنک نے ساری زندگی کبھی مایوس نہیں کیا"۔

آپ کا یہ وصف بھی بہت عظیم اور حقیقی توکل الی اللہ کا مظہر تھا کہ آپ نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی کبھی مایوسی کو پاس نہیں پھٹکنے دیا تھا۔ اگر ایک طرف مایوس نہ ہونے کی قرآنی تعلیم کو ہر دم مدنظر رکھا تو دوسری طرف صبر کا نمونہ بن کر زندگی گزار دی۔ اپنی اولاد کو بھی انہوں نے یہی تعلیم دی۔

اس طرح مایوسی اور پریشانی کو انہوں نے کبھی اپنے اندر ڈیرے لگانے کی اجازت نہ دی۔

خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار دلوں میں ڈالنے کے لئے ہمیں نماز باجماعت پڑھنے کی نہ صرف تلقین کی بلکہ میری خاص طور پر بچپن میں نگرانی کی اور صدقہ و خیرات ہمارے ہاتھوں سے بھی دلواتے رہے۔ خاص طور پر مجھے جب صدقہ کی ابھی سمجھ بھی نہ تھی گاؤں کی بعض بیواؤں اور یتیموں کی طرف مجھے پیسے دیکر بھجواتے۔ خود ان کی سرپرستی بھی کرتے اور ان کی ضروریات کا خیال بھی رکھتے۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے مختلف انداز اختیار کرتے۔ والد صاحب محترم کی عجیب درویشانہ زندگی تھی جب تک صحت نے اجازت دی لڑھکتے. گرتے پڑتے بھی کوشش یہی ہوتی کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ چنانچہ میں نے قیام نائیجیریا کے دوران 1976ء میں دارالرحمت وسطی میں مکان بنانے کے لئے زمین خریدی۔ دو سال بعد چھٹیوں کے دوران واپس پاکستان آیا تو دو تین کمرے ہی ابھی بنے تھے تو 1978ء میں ربوہ شفٹ ہو گئے۔ زمینیں چونکہ بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ میں ہی تھیں اس لئے پھر ربوہ میں قیام کے ساتھ ساتھ گاؤں میں بھی قیام رہا۔ کبھی ربوہ کبھی گاؤں لیکن پھر دل زیادہ ربوہ میں ہی لگتا تھا اور بیوت الذکر سے خاص لگاؤ تھا۔ اکثر اوائل میں بھی اور بعد میں بھی جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے اشراق پڑھ کر ہی اٹھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی یاد تسبیح و تحمید اور پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تہجد. اشراق کی نمازیں ساری عمر باقاعدگی سے ادا کیں۔ ربوہ میں اکثر لوگ آپ کو "بیوت" کی رونق کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ خصوصاً بیت مبارک دارالرحمت وسطی. غربی اور دارالصدر شمالی کی بیوت کے علاوہ بیت الاقصیٰ میں اپنی نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

نمازوں کی باجماعت ادائیگی پر شروع سے خود بھی پابند تھے اور ہمیں بھی وہ ہمیشہ اسی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ بعد میں ضعیفی کی وجہ سے جب پیدل (بیت الذکر) تک نہیں جاسکتے تھے تو گھر سے نکل پڑتے اور پھر گلی کے خدام انہیں اپنی بائیسیکل موٹر سائیکل یا کار میں بیت الذکر تک لے جاتے۔ ان میں برادرم عزیزم طاہر احمد بھنڈر خاص طور پر والد صاحب کا بہت زیادہ خیال رکھتے اور بڑی چاہت سے انہیں بیت الذکر تک لے جایا کرتے تھے۔ جو دعائیں ایسے موقعوں پر اباجان طاہر کو دیا کرتے تھے وہ اسے زبانی یاد ہیں اور وہ اکثر ان کا تذکرہ بڑی محبت اور احترام سے کرتا ہے۔ صحت کے دنوں میں چونکہ پیدل بہت چلتے تھے اس لئے بعض اوقات پانچوں نمازیں مختلف بیوت میں ادا کرتے۔ اکثر بیوت کے خادم ان کے دوست تھے اور انہیں حاجی صاحب کے ساتھ خاص لگاؤ تھا۔ وہ خود بھی اور بعض اوقات مجھے بھی ان کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتے تھے۔

آخر پر خاکسار ان احباب سے استدعا کرتا ہے کہ محترم حاجی صاحب کا جن دوستوں کے ساتھ مشفقانہ تعلق رہا ہے۔ وہ دوست اپنی ذات کے حوالہ سے اگر کوئی واقعہ خاکسار کو تحریری طور پر بھجوا دیں تو ان کی مہربانی ہوگی۔ کیونکہ خاکسار محترم حاجی صاحب کی زندگی کے واقعات پر ایک کتاب مرتب کر رہا ہے۔

الفضل میگزین

نمبر 38

تحریر وترتیب: فخر الحق شمس

جماعت کی کامیابی کی بشارت

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا- اس کی حلاوت اس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی- بایں ہمہ میں اس کو پیے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں' مگر اس پر بھی میں اس پیالے کو پی گیا- شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور یہ (دین حق) اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے-

(ملفوظات جلد اول ص نمبر 181)

جیبی کیلکولیٹر جیسا سپر کمپیوٹر

آئی بی ایم نے جیبی کیلکولیٹر جیسا سپر کمپیوٹر بنالیا- 480-ارب اعداد و شمار فی سیکنڈ پراسیس کرسکتا ہے- "ایس پی" نامی سپر کمپیوٹر سے ناسا کی پروازوں کو مزید محفوظ بنانے میں مدد مل سکے گی-

جب ترا حکم ملا ترک محبت کر دی
دل مگر اس پہ وہ دھڑکا' کہ قیامت کر دی

تجھ سے کس طرح میں اظہار محبت کرتا
لفظ سوجھا تو معانی نے بغاوت کر دی

میں تو سمجھا تھا کہ لوٹ آتے ہیں جانے والے
تو نے جا کر تو جدائی مری قسمت کر دی

مجھ کو دشمن کے ارادوں پہ بھی پیار آتا ہے
تری الفت نے محبت مری عادت کر دی

(احمد ندیم قاسمی)

مجھے بھی ثواب کی خواہش ہے

آنحضرت ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے مدینہ سے نکلے تو سواریاں بہت کم تھیں تین تین آدمیوں کے حصے ایک ایک اونٹ آیا- آنحضرت خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے اور آپ کے حصہ میں جو اونٹ آیا اس میں آپ کے ساتھ حضرت علیؓ اور حضرت ابولبابہؓ بھی شریک تھے اور سب باری باری سوار ہوئے-

جب رسول کریم ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو دونوں جانثار عرض کرتے یا رسول اللہ آپ سوار رہیں ہم پیدل چلیں گے مگر آپ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی ہوں-

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 411) المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر بیروت

☆......☆......☆......☆

تاریک گھاٹی کے قیدی

مسلسل تکالیف دینے کے باوجود بھی جب کفار مکہ نے دیکھا کہ مسلمان صبر واستقامت سے ان تمام مراحل کو برداشت کرتے چلے جارہے ہیں اور ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تو انہوں نے محرم 7 نبوی میں ایک باقاعدہ معاہدہ لکھا کہ

کوئی شخص خاندان بنو ہاشم اور بنو مطلب کے پاس کوئی چیز فروخت نہ کرے گا- نہ ان سے کچھ خریدے گا- نہ ان کے پاس کوئی کھانے پینے کی چیز جانے دے گا- نہ ان کے ساتھ رشتہ کرے گا- نہ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھے گا جب تک وہ محمدؐ سے الگ نہیں ہو جاتے-

اس معاہدہ پر تمام بڑے بڑے رؤسا کے دستخط ہوئے اور پھر قومی عہد نامہ کے طور پر کعبہ میں لٹکا دیا گیا-

چنانچہ مسلمان اور ان کے حامی شعب ابی طالب میں قیدیوں کی طرح نظر بند کر دیئے گئے-

ان ایام میں محصورین کو جو سختیاں برداشت کرنی پڑیں ان کا حال پڑھ کر بدن پر لرزہ بڑھ جاتا ہے- مگر آفریں ہے ان پر کہ کسی ایک نے بھی ایک لحہ کے لئے بھی استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا-

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات انہوں نے جانوروں کی طرح جنگلی درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا-

(السیرۃ المحمدیہ از مولوی محمد کرامت علی ص129 باب اجتماع المشرکین علی منابذہ بنی ہاشم)

تخت طاؤس

شاہجہان کا تخت طاؤس دنیا بھر میں یگانہ مانا جاتا ہے- "بادشاہنامہ" سے معلوم ہوتا ہے کہ گنجینہ خاصہ کے سوا تمام خزانوں سے جواہرات جمع کئے گئے تو ان کی قیمت دو کروڑ روپے کے قریب تھی- ان میں سے پچاس ہزار مثقال (فی مثقال ساڑھے چار ماشے) جواہرات منتخب کئے جن کی قیمت 86`00`000 تھی- اڑھائی لاکھ مثقال زر خالص الگ کیا گیا اور یہ چیزیں بے بدل خاں کے حوالے کر دی گئیں جو زرگر خانہ شاہی کا داروغہ تھا- اس نے سات سال کی مدت میں تخت طاؤس تیار کرایا- تخت 3 گز لمبا- اڑھائی گز چوڑا اور پانچ گز اونچا تھا- اس کے چتر کو بارہ زمردیں ستون تھامے ہوئے تھے- چتر کے اوپر دو مور آمنے سامنے کھڑے تھے- ان کے درمیان ایک مرصع درخت تھا- چتر کے اندر کی طرف بے مثال میناکاری کی گئی تھی اور جواہرات کم تھے- باہر کی طرف پورا تخت الماس' لعل' یاقوت' زمرد اور موتیوں سے مرصع تھا- جس جگہ بادشاہ تکیہ لگا کر بیٹھتا تھا- صرف اس کی تیاری پر 10`00`000 روپے صرف ہوئے تھے- وہاں ایک لعل جڑا گیا تھا جو شاہ عباس صفوی نے جہانگیر کو بطور تحفہ بھیجا تھا- اس کی قیمت کا اندازہ 1`00`000 روپے تھا- 3 شوال 1044ھ 12 مارچ 1635ء کو شاہ جہان پہلی مرتبہ تخت طاؤس پر بیٹھا- جب پایۂ تخت آگرہ سے دہلی میں منتقل ہوا تو تخت طاؤس دیوان خاص میں رکھا گیا- 1635ء سے 1739ء تک یہ مغل شاہنشاہوں کے پاس رہا- پھر نادر شاہ افشار جو کچھ دہلی سے اٹھا کر لے گیا- اس میں دوسرے نو تختوں کے علاوہ تخت طاؤس بھی شامل تھا- اس نے یہ تخت "قلات نادری" میں رکھا جو مشہد کے شمال میں ایک مستحکم پہاڑی قلعہ تھا-

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا سے انتخاب)

آب دوز اور اس کا فنکشن

آبدوز پر مامور اراکین (Crew members) کے علاوہ اس میں بیٹریاں تارپیڈوز ہلکی پھلکی توپیں' اسلحہ اور خوراک کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے- عام حالات میں اس کا وزن پانی کے وزن کے برابر یا معمولی ہلکا رکھا جاتا ہے تاکہ یہ پانی کی سطح پر تیرتی رہے- جب غوطہ لگانا مقصود ہو تو آبدوز کے حوض (Tank) میں سمندر کا پانی بھر دیا جاتا ہے (جو اسی مقصد لئے بنایا گیا ہوتا ہے) تاکہ وہ سطح آب سے نیچے چلی جائے اور سمندر کی سطح پر نظر نہ آئے-

آبدوز کو دوبارہ پانی کی سطح پر لانے کے لئے ہوا کے زبردست دباؤ سے حوض سے پانی کو سمندر میں واپس پھینک دیا جاتا ہے- پانی کے اخراج کے لئے ایسے والو اور پیچ لگے ہوتے ہیں جنہیں کھول دیا جاتا ہے تو ہوا کے دباؤ سے تالاب سے پانی باہر تو نکل سکتا ہے' لوٹ کر واپس حوض میں نہیں آسکتا- اس کے علاوہ بڑے حوض کے اندر ایک چھوٹا حوض (Hull) ہوتا ہے- اندر کا تالاب اس قدر مضبوط ہوتا ہے کہ وہ پانی کے وزن اور ہوا کے دباؤ کو برداشت کر سکتا ہے- یہ دونوں ٹینک لوہے (Steel) کے بنے ہوتے ہیں- باہر کے تالاب کی مدد سے پانی اندر کے تالاب (inner hull) میں داخل ہوتا ہے- جہاں پانی کا ذخیرہ رہتا ہے- ضرورت پڑنے پر پانی کو واپس سمندر میں گرا کر آبدوز کو پانی کی سطح پر تیرا دیا جاتا ہے-

(ایجادات اور دریافتیں)

نقلی دانت

لندن کا ایک شخص مائک رسل آٹھ برس پہلے ایک حادثے میں زخمی ہوا تھا- اس کے کندھے اور کولہے کی کچھ ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں- اس حادثے میں اس کے نقلی دانت گم ہو گئے تھے اس تمام عرصے میں اس کو سانس لینے میں شدید تکلیف ہوتی رہی- اس کو شک تھا کہ اسے دمہ ہو گیا ہے- ایک ماہر ڈاکٹر کو چیک کروانے پر ڈاکٹر نے ایک ننھے کیمرے سے اس مریض کے پھیپھڑے کے اندر کی تصویر لی تو معلوم ہوا کہ اس کے پلاسٹک کے بنے ہوئے چار دانت دائیں پھیپھڑے کے قریب پھنسے ہوئے ہیں-

(ہمدرد نونہال ص 93 جنوری 2000ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل گزشتہ چند دنوں سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال (سرجیکل وارڈ) میں داخل ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مخلص خادم سلسلہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترم قریشی نور الحق تنویر صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جگر کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ و دراز عمر سے نوازے۔

○ محترم حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ عارضہ قلب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم میاں عبدالحئی فاروقی صاحب مقیم حال کینیڈا مونٹریال (جو حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کے نواسے ہیں) کے دل کا آپریشن 12- جنوری بروز جمعۃ المبارک ہے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیر محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالناصر خان صاحب ابن مکرم عبدالرزاق خان صاحب بلوچ محلہ دارالنصر وسطی ربوہ کو مورخہ 16-12-2000 کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم خواجہ رفیع الدین صاحب سابق امیر حلقہ بدوملہی کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام عثمان احمد خان تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر، والدین کے لئے قرۃ العین اور سلسلہ کے لئے نہایت مفید وجود ثابت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆

نکاح

○ مکرم مغنی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم ناصر احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب ملی آف راجہ جنگ قصور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مونا لطیف صاحبہ بنت مکرم مرزا لطیف احمد صاحب 8- نومبر 2000ء کو بستی خدا داد ملتان میں پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم ظہیر احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان نے پڑھا اور اگلے روز راجہ جنگ قصور میں محترم نذیر احمد صاحب ملی نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

عزیزم ناصر احمد صاحب محترم فضل الدین صاحب آف گھٹیالیاں کے پوتے اور مکرم محمد عیسیٰ زیروی صاحب آف راجہ جنگ کے نواسے ہیں۔ اور عزیزہ مونا لطیف محترم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال کی پوتی اور محترم مرزا محمد احسن صاحب کی نواسی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

اعلان داخلہ

○ 1- شیخ زید اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف کراچی نے B.A. (Hons)in Islamic Studies with Computer Technology میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 13- جنوری 2001ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

2- ICMAP (انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنس آف پاکستان) نے 2001ء کے لئے ایڈمیشن انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے جو 28- جنوری کو ہوگا۔ فارم 27 جنوری تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

3- قائد اعظم یونیورسٹی نے MA/M.Sc. میں داخلہ کے لئے فارم جمع کرانے کی تاریخ میں توسیع کر دی ہے۔ اب داخلہ فارم 12- جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔

4-Synthetic Fibre Development Application Centre کراچی نے B.E ٹیکسٹائل انجینئرنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 20- فروری تک وصول کئے جائیں گے۔

5- ہمدرد یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس نے مندرجہ ذیل پروگرامز کا اعلان کر دیا ہے۔ MCS ‘BBA (Hons.)‘BCS (Hons) اور MBA داخلہ فارم 2- فروری تک وصل کئے جائیں گے۔ (نظارت تعلیم)

ولادت

○ عزیزہ مکرمہ حامدہ صدیقہ صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال اہلیہ مکرم عطاء القدوس ناصر صاحب کارکن وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30-12-2000ء بروز ہفتہ پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "امۃ الکافی" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی و وکالت دیوان تحریک جدید کی نواسی اور مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید کی پوتی ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و سلامتی والی دراز عمر سے نوازے۔ نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم افتخار نذر صاحب (آف جرمنی) ابن مکرم نذر احمد صاحب مرحوم کی تقریب شادی مورخہ 31- دسمبر 2000ء کو قرار پائی۔ ان کا نکاح مورخہ 17-7-2000ء کو بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر عزیزہ عطیۃ الرحمٰن بنت مکرم چوہدری یعقوب احمد صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔

مورخہ 31- دسمبر کو بارات سہ پہر چار بجے مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید کی سرکردگی میں دارالبرکات ربوہ سے روانہ ہوئی۔ دارالرحمت وسطی میں مکرم چوہدری یعقوب احمد صاحب کے گھر پر رخصتانہ کے موقع پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ اس سے پہلے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے اپنی ایک تازہ دعائیہ نظم پیش فرمائی جو خاص طور پر اس تقریب کے لئے کہی گئی تھی۔

اگلے روز مورخہ یکم جنوری 2001ء کو مجلس انصار اللہ پاکستان کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقعہ پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اجتماعی دعا کروائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک مظفر احمد مجوکہ صاحب (الاحمد کیمبرج اکیڈمی ربوہ) کے بڑے بھائی محترم ملک سجاد محمد مجوکہ صاحب ولد مکرم ملک زبیر محمد مجوکہ صاحب مرحوم ساکن کھائی کلاں ضلع خوشاب مورخہ 27- دسمبر 2000ء (30 رمضان المبارک) بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کی تدفین اسی گاؤں میں ہوئی۔

آپ مکرم ملک خالد محمود احمد مجوکہ صاحب (الاحمد کیمبرج اکیڈمی) کے والد محترم تھے۔

آپ ریڈیو پاکستان (کراچی) میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ آپ بہت پیار کرنے والے، ملنسار، یتیموں، اقرباء اور مستحق لوگوں کا خیال رکھنے والے تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

لینگویج انسٹی ٹیوٹ

واقفین نو

○ رمضان المبارک اور عید الفطر کی تعطیلات کے بعد لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو ربوہ مورخہ 13-1-2001ء بروز ہفتہ دوبارہ کھلے گا۔ پہلی کلاس بعد نماز عصر 3.50 پر اور دوسری کلاس 4.25 پر شروع ہوگی۔ اساتذہ کرام وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ نیز واقفین نو کے والدین سے التماس ہے کہ وہ بچوں کو پابندی سے وقت مقررہ پر ادارہ میں بھجوائیں۔

(انچارج لینگویج انسٹی ٹیوٹ۔ ربوہ)

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم منور احمد جج صاحب کو بطور نمائندہ الفضل اضلاع ہائے سندھ مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھیج رہا ہے۔

1- توسیع اشاعت

2- خریداران سے وصولی چندہ جات

3- بقایاجات کی وصولی

عہدیداران اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

معجون فلاسفہ

خالص اور اعلیٰ اعصاب کے لئے بہترین ٹانک مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ سردیوں میں اس کا استعمال بہت بہتر ہوتا ہے۔

تیار کردہ **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ فون نمبر 212434-21434

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 4 زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 11 جنوری - غروب آفتاب: 5.25

☆ جمعہ 12 جنوری - طلوع فجر: 5-41

☆ جمعہ 12 جنوری - طلوع آفتاب: 7.07

خوشحال ایکسپریس کو حادثہ کوٹری کے راستے

پشاور سے کراچی جانے والی خوشحال خان خٹک ایکسپریس ٹرین کوٹری کے قریب لوکوشیڈ ریلوے سٹیشن کے قریب ایک زوردار دھماکے سے پٹری سے اتر گئی- جس کے نتیجے میں 6 بوگیاں تباہ ہوگئیں اور ان میں سوار 8 مسافر ہلاک اور سو سے زائد شدید زخمی ہو گئے جنہیں فوری طور پر طبی امداد کے لئے متعلقہ ہسپتال میں پہنچا دیا گیا- حادثے کی اطلاع ملتے ہی جائے حادثہ پر فلاحی اداروں کی ایمبولینس پہنچ گئیں- یہ حادثہ صبح نو بجے پیش آیا- مسافروں نے بتایا کہ ٹرین کے حادثے سے قبل بوگی میں فنی خرابی کے باعث تشویشناک آوازیں سنائی دے رہی تھیں- اس کی اطلاع ٹرین میں موجود ریلوے کے افسران کو بھی دی گئی جس پر کوئی کارروائی نہیں ہو سکی- اور چند منٹ کے وقفے کے بعد ٹرین حادثہ کا شکار ہوگئی-

حکومت جمعہ کی چھٹی بحال کرے اسلامی نظریہ

کونسل نے جمعہ کی چھٹی بحال کرنے' اسلامی تعلیمات پر مبنی نظام رائج کرنے' پاکستان ٹیلی ویژن سے فحاشی ختم کرنے' سودی سکیموں پر پابندی اور ذرائع ابلاغ سے اسلامی و پاکستانی روایات کے تحفظ کا مطالبہ کیا ہے- اس بات کا اظہار اسلامی نظریہ کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر شیر محمد زمان نے کونسل کے 141ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا-

نواز شریف کے تمام بیانات خود ساختہ ہیں

چیف ایگزیکٹو کے پریس سیکرٹری اور آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ نواز شریف کے اخبارات میں شائع ہونے والے تمام بیانات خود ساختہ ہیں وہ کوئی بیان نہیں دے رہے اور دس سال تک ملک میں واپس نہیں آ سکتے- انہوں نے کہا کہ 2001ء میں آرمی مانیٹرنگ ٹیموں کو پٹواریوں اور ایس ایچ اوز کی اصلاح کا ٹارگٹ دے دیا ہے قومی پریس آزاد ہے وہ ملکی تعمیر میں کردار ادا کرے- حکومت تنقید کا خیر مقدم کرتی ہے- انہوں نے مزید کہا کہ بھارت حریت کانفرنس کے رہنماؤں کے دورہ پاکستان میں رکاوٹیں نہ ڈالے- یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے انقلابی اقدامات کئے ہیں-

سیاسی جماعتوں کو پارٹی الیکشن کا پابند بنانے کا فیصلہ

حکومت نے تمام سیاسی جماعتوں کو باقاعدگی سے پارٹی الیکشن کرانے کے قانون پر عملدرآمد کا فیصلہ کیا ہے- جس کے لئے الیکشن کمیشن کے حکام سے کہا گیا ہے کہ مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے حالیہ برسوں میں دیئے جانے والے حسابات کی تفصیلات بھجوائیں- جس کی روشنی میں سیاسی جماعتوں سے پارٹی کے فنڈز' اخراجات کی تفصیل اور پارٹی الیکشن کی تازہ ترین صورتحال حاصل کی جائے گی-

میانوالی میں زہریلی گیس

گورنمنٹ ہائی سکول روڈ پر ایک کباڑیے کی دکان پر گیس کا سلنڈر لیک ہونے سے تقریباً 300- افراد بے ہوش ہو گئے جن میں بعد ازاں ایک لڑکی جاں بحق ہوگئی- بتایا گیا ہے کہ یہ کلورین گیس تھی جو بہت جلد چاروں طرف پھیل گئی-

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان 39/19 دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ دس مرلہ جو دو بیڈ روم ڈرائنگ روم اٹیچ باتھ کچن وغیرہ پر مشتمل ہے نیز تمام سہولیات بجلی گیس پانی وغیرہ میسر ہیں

رابطہ- شیخ مبارک احمد ☎ 212479

ناصر احمد جھنگ ☎ 614585

نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
ناغہ بروز جمعہ

اوقات 9 تا 5 بجے شام

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان

مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کریں

زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

☎ 042-6306163

بس سٹاپ بستان افغاناں- تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

پنڈی اور کوئٹہ سے دھماکہ خیز مواد اور بم برآمد

راولپنڈی کے گنجان آباد کاروباری علاقے سبزی منڈی راجہ بازار میں خوفناک تباہی کا منصوبہ اس وقت ناکام ہو گیا جب قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بروقت اطلاع پا کر بھاری تعداد میں دھماکہ خیز مواد برآمد کر لیا- دھماکہ خیز مواد سے بھرے تھیلے سبزی منڈی کی ایک دکان پر پڑے تھے- جسے دیکھ کر شہریوں نے پولیس ایمرجنسی کو اطلاع کی-

●●●●●●●●●●●●●●

☞ بقیہ صفحہ 1

نفع نہ پہنچے- ورنہ مرنے سے اس کو خوف اور رنج نہیں ہوتا- کیونکہ وہ اس کی کامیابی کا دن ہوتا ہے رنج ہوتا ہے تو اس بات کا کہ میں خدا کی مخلوق کی اور خدمت نہ کر سکا- جو دنیا کو چھوڑتے ہوئے دنیا اور اپنے نفس کے لئے رنج کرتا ہے وہ کافر و منافق ہوتا ہے- لیکن مومن کہتا ہے کہ میں یہاں رہتا اور خدمت کرتا-

پس اپنی زندگی کو خدمت میں لگاؤ- یہ مت کرو کہ تمہارا ہمسایہ محلہ میں دکھ میں ہو اور تم اس کی مدد نہ کرو کیونکہ تمہاری تو غرض ہی یہ ہونی چاہئے کہ تم دوسروں کے کام آؤ- دوسرا مقصد کہ خدا کو پاؤ وہ اس کے بعد آتا ہے جب تک خدا کی مخلوق سے ہمدردی اور محبت نہ ہو تم خدا کو نہیں پا سکتے- اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ سونا مٹی کے نیچے ہوتا ہے- مٹی کو اٹھاؤ گے تو سونا پاؤ گے ورنہ نہیں- خدا کا سلوک بندوں کی محبت اور ہمدردی کے بعد ہوتا ہے اس لئے تم اپنے نفس کو خدا کی مخلوق اپنے گھر کے لوگوں محلّہ' شہر' ملک بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کی ہمدردی میں لگاؤ کہ تم کو خدا کی محبت حاصل ہو- اپنی عمر کو رائیگاں نہ کرو- کیونکہ خدا نے تمہیں اس لئے زندگی دی ہے کہ تم اس کو کارآمد بناؤ-

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت پر رحم کرے اور اس نمونہ پر چلنے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق دے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم ہوا۔ (خطبات محمود جلد 7- ص 3-4)

بقیہ صفحہ 4

پاس دوکان پر تشریف لاتے تو والد صاحب سے بڑے مشفقانہ انداز میں اس طرح مخاطب ہوتے کہ۔ "میاں نذیر" "میاں نذیر" "فلاں بات- فلاں بات۔ وغیرہ وغیرہ- آپ کی اس گفتگو کا مقصد تو مجھے قطعی یاد نہیں- لیکن آپ کی سریلی سی آواز آج بھی میرے کانوں میں اسی طرح سنائی دے رہی ہے- جیسے آج سے تقریباً پچپن چھپن سال پہلے میں نے سنی تھی- لیکن یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ کی گفتگو میں ایک عزت و احترام اور محبت کا پہلو ضرور نمایاں ہوتا تھا- اور میرے والد محترم بھی انہی جذبات کیساتھ آپ سے مخاطب ہوتے تھے-

یہ وہ بکھرے ہوئے انمول موتی ہیں- جنہیں میں نے اپنی یادداشت کے ذریعہ چنا ہے کاش مجھے ان کی کوئی خاص صحبت میسر آتی- تو میں اپنے لئے فخر کا باعث سمجھتا- یہ وہ مبارک وجود ہیں جو آج ہمیں کہیں نظر نہیں آتے- آنکھیں انہیں ڈھونڈتی ہیں مگر وہ تو عرش معلّی کی زینت بنے بیٹھے ہیں-

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ- فون دفتر 214209

پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمان

العطاء جیولرز

DT-145-C کری روڈ

ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی

پروپرائیٹر- طاہر محمود ☎ 4844986

ضروری اطلاع

ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اندرون شہر مریضوں کی سہولت کیلئے 1 تا 4 بجے شام روزانہ مریضوں کا معائنہ 28/4 دار البرکات ربوہ (نزد ڈان ریڈیو سروس) میں کیا کریں گی اور فون نمبر 211678 پر موجود ہوں گی بہنیں استفادہ کر سکتی ہیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل- کریم آباد چورنگی- کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334

پروپرائیٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی